S_1997_1_638_640

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

کونڈا وینگوپالا راجو

بنام۔

ریاست آندھرا پردیش

8 جولائی 1997

کے۔راماسوامی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

آندھراپردیش لینڈ ریفارمز(سیلنگ آف ایگریکلچرل ہولڈنگز) ایکٹ، 1972

دفعات 9، 10-بالائی حد-زمین کو اضافی قرار دیا گیا-ٹریبونل کے فیصلے کی عدالت عالیہ نے تصدیق کی-فارم VI میں زمین کے مالک کو اضافی زمین حوالے کرنے کا نوٹس-لینڈ ریفارمز ٹریبونل کے سامنے زمین کے مالک کی طرف سے کمشنر کی تقرری کے لیے درخواست کہ کچھ زمینیں غیر زرعی تھیں اور انہیں اس کے قبضے سے خارج کرنا ضروری ہے-منعقد کیا گیا، ایک بار جب کارروائی حتمی ہو جاتی ہے اور زمین کے مالک کو مقررہ حد سے زیادہ قرار دیا جاتا ہے، تو اس کی درستگی پر دوبارہ سوال نہیں اٹھایا جا سکتا-اعلان کنندہ کی طرف سے قائم کی گئی نئی عرضی محض اضافی زمین کے اعلان کے حکم کو دوبارہ کھولنے اور معاوضے کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش ہے۔نئے حقائق کی بنیاد پر طے کیا گیا-یہ ایکٹ کے تحت ناقابل قبول ہے۔

شری متی سری لتا بھوپال بنام حکومت آندھراپردیش، اے آئی آر (1990) ایس سی 295، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 10821۔

1993 کے سی آر پی نمبر 1917 میں آندھراپردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 7.8.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے بی. کانتاراؤ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ خصوصی اجازت کی درخواست آندھراپردیش عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 7 اگست 1996 کو 1993 کے سی آر پی نمبر 1917 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ درخواست گزار نے اپنے زیر قبضہ کچھ زمینوں کے حوالے سے اعلامیہ دائر کیا اور اپنی ملکیت سے زمینوں کو خارج کرنے کی درخواست کی۔ پرائمری ٹریبونل نے پایا کہ درخواست گزار کے خاندان کے پاس نوٹیفائی شدہ تاریخ پر بالائی حد کے رقبے سے زیادہ زمین کا معیاری قبضہ تھا۔عدالت عالیہ نے 1993 کے سی آر پی نمبر 1917 میں اس کی تصدیق کی تھی۔ نتیجتاً، درخواست گزار کو فارم VI میں نوٹس جاری کیا گیا کہ وہ مذکورہ اضافی رقم کو آندھرا پردیش لینڈ ریفارمز (سیلنگ آف ایگریکلچرل ہولڈنگز) ایکٹ، 1972 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کی دفعہ 10 کے تحت حوالے کرے۔درخواست گزار نے لینڈ ریفارمز ٹریبونل، ایلورو کے سامنے ایک آئی اے دائر کیا جس میں کمشنر کی تقرری کی درخواست کی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ 15 ایکڑ 66 سینٹ اراضی غیر زرعی اراضی ہے اور اس لیے اسے اس کے قبضے سے خارج کرنا ضروری ہے۔24 مارچ 1990 کے حکم سے، اس نے درخواست کو مسترد کر دیا، لیکن، آئی اے نمبر میں لینڈ ریفارمز ٹریبونل کے سامنے نظر ثانی پر، ٹریبونل نے درخواست کی اجازت دی اور ایڈوکیٹ کمشنر کی تقرری کی ہدایت کی۔کمشنر نے 17 جولائی 1990 کو اپنی رپورٹ پیش کی جس میں کہا گیا کہ مذکورہ بالا زمینوں کو ملکیت سے خارج کرنے کی ضرورت ہے۔اس نے دریافت کیا کہ یہ دو گھاس کی چٹائیں اور ایک بہتا ہوا چینل (واگو) وغیرہ پر مشتمل ہے۔ٹریبونل نے اس پر غور کیا اور درخواست کو مسترد کر دیا۔نظر ثانی پر، عدالت عالیہ نے متنازعہ حکم میں اسے برقرار رکھا ہے۔اس طرح یہ خصوصی اجازت کی درخواست ہے۔

یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ اپنے اعلامیے میں، درخواست گزار نے سروے نمبر 73 میں تین ایکڑ کو خارج کرنے کا دعوی کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ زمین پر مویشی خانے، گھاس کی چٹائیں وغیرہ موجود ہیں۔مقرر کردہ ایڈوکیٹ کمشنر نے زمینوں کا معائنہ کیا اور سروے نمبر 97 یا 73 میں ایسی کوئی گھاس کی ریک نہیں پائی۔تاہم، اسے سروے نمبر 98 میں ایک گھاس کی ریک، مویشی خانہ اور گنے کے دو ڈھیر ملے۔اس کے مطابق مذکورہ سروے نمبر خاندان کی ملکیت سے خارج کر دیا گیا۔یہ حقیقت واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرے گی کہ اس وقت جب درخواست گزار کی طرف سے نوٹیفائیڈ تاریخ کو اعلامیہ دائر کیا گیا تھا، موجودہ سروے نمبر 65/1 میں پولاساوپلی گاؤں میں 15 ایکڑ، 66 سینٹ کی حد میں گھاس کے ریک وغیرہ موجود نہیں تھے، جیسا کہ کمشنر نے پایا تھا۔چونکہ وہ موجود پائے گئے تھے، اس لیے یہ واضح ہوگا کہ اعلامیہ حتمی ہونے کے بعد اور عدالت عالیہ کی طرف سے سول ریویوشن پٹیشن کو مسترد کرنے کے ذریعے اس کی تصدیق ہونے کے بعد، درخواست گزار نے گھاس کے ریک وغیرہ قائم کیے اور انہیں خارج کرنے کی درخواست کی۔

اس لیے سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح کا اخراج قانون میں جائز ہے؟ درخواست گزار نے اس

عدالت فیصلے پر بھروسہ کیا ہے۔ سری لتا بھوپال بنام حکومت آندھرا پردیش، اے آئی آر 1990 ایس سی 294۔ اس میں سوال یہ تھا کہ حکومت کی ملکیت والی زمین کو مالک کی طرف سے ہتھیار ڈال دیا ہوا کب سمجھا جانا چاہیے؟ اس عدالت نے نشاندہی کی کہ ویسٹنگ نہیں کہا جا سکتا، اگر اس سے پہلے کچھ اور کرنا ہے تو معاوضے کی ادائیگی ان شرائط میں سے ایک ہے۔ کہا جاتا ہے کہ معاوضے کی ادائیگی کی تاریخ سے زمینیں ملکیت میں ہیں۔ تب تک بنیان مکمل نہیں ہوتی۔ اس کا انعقاد اس طرح کیا گیا:

"یہ واضح ہے کہ دفعہ 7 کی ذیلی شق 3 کے تحت کارروائی ختم ہونے اور معاوضے کا تعین ہونے کے باوجود زمین اس مالک کے پاس رہتی ہے جو دفعہ 8 کے تحت کارروائی مکمل ہونے تک زمین سے فوائد حاصل کر رہا ہے۔

سری لتا بھوپال کیس میں مذکورہ بالا تناسب موجودہ کیس کے حقائق پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔ ایک بار جب کارروائی حتمی ہو جاتی ہے اور زمین کے مالک کو زمین کے مقررہ حد کے رقبے سے زیادہ قرار دیا جاتا ہے، تو اس کی درستگی پر ایک بار سوال نہیں اٹھایا جا سکتا۔ ہتھیار ڈالنے کی کارروائی حکام کی طرف سے اعلان کردہ اضافی زمین پر عمل درآمد کی نوعیت کی ہوتی ہے۔ اعلانیہ کوئی نئی درخواست قائم نہیں کر سکتا یا نئے سرے سے استدعا نہیں کر سکتا کہ اعلانیہ کی زمین زرعی زمین نہیں ہے اور اس لیے اسے اس کے قبضے سے خارج کرنے کی ضرورت ہے۔ وجہ واضح ہے کہ دفعہ 9 کے تحت، ایک بار اضافی زمین کا تعین کرنے کا حکم حتمی ہو جانے کے بعد، مقررہ حد سے زیادہ زمین کا مالک شخص قانون کی دفعہ 10 کے تحت اس کے زیر قبضہ اضافی زمین کو حوالے کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اس مرحلے پر، دفعہ 9 کے تحت منظور کردہ حکم کو دوبارہ کھولنے کے لیے ایکٹ کے تحت مزید کوئی شق نہیں ہے سوائے اس کے کہ علمی یا ریاضی کی غلطیوں کو درست کیا جائے۔ اعلانیہ کی طرف سے قائم کی گئی اس نئی عرضی کو یا تو علمی یا ریاضیاتی غلطی کے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ محض اضافی زمین کے اعلان کے حکم کو دوبارہ کھولنے اور نئے حقائق کی بنیاد پر معاوضے کا از سر نو تعین کرنے کی کوشش ہے۔ یہ ایکٹ کے تحت ناقابل قبول ہے۔ لہٰذا، عدالت عالیہ نے مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کوئی غلطی نہیں کی ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

آر۔ پی۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:16
I am the author of this
document